صدارتی خطاب

مولانا جان محمد عباسی

نائب امیر جماعتِ اسلامی پاکستان

حمد و ثناء کے بعد ،

محترم امیرِ جماعت ، قائدینِ کرام اور محترم خواتین و حضرات!

'پاکستان میں جماعتِ اسلامی کا کردار' اس موضوع پر آپ نے ابھی تفصیل کے ساتھ چوھدری رحمت الٰہی صاحب کی باتیں سنی ہیں اور جماعت نے اب تک جو کامیابیاں حاصل کی ہیں ان کا ایک ہلکا سا نقشہ آپ کے سامنے آگیا ہے ۔ میں صرف یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ساری کامیابیاں مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی دور اندیشی اور حکمت ، تاریخی مطالعہ اور برّ صغیر پاک و ہند کے حالات کے تجزیے کے ساتھ آئینی جدّ و جہد کے ذریعے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاصل کی گئیں ۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ آپ ایک مملکت کے دستور کو ایسے لوگوں کے ہاتھوں قرآن و سنّت پر مبنی قرار دلادیں جو خود مغربی نظام کی پیداوار ہوں ، مغربی تعلیم اور مغربی اندازِ فکر کے دلدادہ ہوں ، ان لوگوں سے یہ کام ہم نے اس وقت کرایا ہے ، جب جماعتِ اسلامی کا کوئی ممبر اسمبلی کے اندر نہیں تھا ، بلکہ جماعتِ اسلامی نے رائے عامہ کے دباؤ سے قرآن و سنّت کے اس عہد و پیمان کو عوام کے اندر مقبول بناکر ہی یہ کام کیا اور قرارداد مقاصد نیز ۵۶ء کا دستور پاس کروایا ۔

میرے بھائیو ! میں آج یہ بات پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ پاکستان دنیا میں واحد ملک ہے جس کے دستور میں قرآن و سنّت کے خلاف قانون سازی نہ کیے جانے کا اقرار ہے اور تمام قوانین کو قرآن و سنّت کے مطابق بنانے کا عہد ہے اور اس دستور پاکستان میں ملک کے اندر رائے عامہ کے ذریعے نظامِ مملکت چلانے میں جمہوریت کو لازم قرار دیا گیا ہے ۔ اگر دنیا کے کچھ مسلم

ممالک میں جمہوریت ہے تو ان کے دستور میں اسلام کا نفاذ نہیں ہے ، بلکہ بعض میں تو اسلام کے نام پر تنظیم قائم کرنا بھی جرم ہے اور بعض ممالک میں کچھ شرعی قوانین موجود ہیں تو وہاں رائے عامہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ ملوکیت اور آمریت ہے ۔ پاکستان ہی وہ واحد ملک ہے جس میں جماعتِ اسلامی نے علماء کرام اور جمہوریت پسند مسلم اور محبِّ وطن رہنماؤں کے ساتھ مل کر آئینی ذریعہ سے بغیر کوئی خون بہائے ہوئے اسلامی دستور بنوانے میں کامیابی حاصل کی ہے ۔

حضرات! دوسری چیز جو دوسری تحریکوں کے مقابلے میں جماعتِ اسلامی کو ایک منفرد مقام دیتی ہے ، وہ یہ ہے کہ کئی مسلم ممالک میں جماعتوں کی ممبر شپ جماعتِ اسلامی سے کہیں زیادہ ہے اور بعض جماعتوں نے قربانیاں بھی ہم سے بہت زیادہ دی ہیں ، جیلوں کے اندر ان جماعتوں کے نہ صرف مرد بلکہ خواتین تک تشدّد کا نشانہ بنی ہیں ، لیکن آج وہاں اسلام کے نام پر کوئی مؤثر جمہوری جدّوجہد نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں دستوری تحفّظ حاصل نہیں ۔ جبکہ جماعت اسلامی جس نے ۷۵ آدمیوں سے اس کام کا آغاز کیا تھا ، اسی پاکستان کے دل لاہور میں جب ۱۹۶۳ء میں ہمارے جلسے کے اندر ہمارا ایک ساتھی شہید ہوگیا تھا ۔ اور ہمیں جلسہ کرنے نہیں دیا گیا اور لاؤڈ سپیکر تک استعمال کرنے نہیں دیا گیا ۔ آج ہم اللہ کے فضل وکرم سے مینارِ پاکستان کے سائے تلے پاکستان کی سالمیّت ، اس کی حفاظت اور اسلام کی عظمت کی برملا بات کرتے ہیں ۔ یہ سارا راستہ ہم نے اسلام کی قوّت اور قانونی جدّوجہد کے ذریعے طے کیا ہے ۔

سامعین کرام! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ آپ جب اسلام کی بات کرتے ہیں ، شرعی قوانین کی بات کرتے ہیں تو دستور آپ کی پشتیبانی کرتا ہے ، اور جب کوئی حکومت بدعنوانیاں کرتی ہے ، عوام پر ظلم کرتی ہے یا ان کے حقوق چھینتی ہے یا شریعت کی خلاف ورزی کرتی ہے تو وہ مُجرم بنتی ہے ۔ آج حکومت کو اپنے کردار کی وجہ سے اگر ہم عدالت میں چیلنج کریں تو وہ ازروئے دستور قانون شکن ٹھہرے گی ۔

ملک اور قوم کو یہ مقام ہم نے آئینی جدّوجہد کے ذریعے دلایا ہے ۔ آج ہم یہاں اسلام کی بات کرتے ہیں تو پاکستان کا قانون اور پاکستان کا حکمران گروہ ہمارا بال بیکا نہیں کر سکتا ۔ ہم ڈنکے کی چوٹ پر حکمرانوں سے یہ بات کہتے ہیں کہ تم مجرم ہو اور ہم پاکستان کے نگہبان ہیں ۔ ہم اسلام کی بات کرتے ہیں اور تم اسلام اور قانون کے خلاف عمل کرتے ہو ۔

حضرات! قرآن موجود ہے اور اس ملک کا دستور بھی ایک حد تک اسلامی ہے ، لیکن اس پر عمل نہ کرنے کے نتیجے میں آج ہمارے ماحول اور معاشرے میں برائیاں عام ہیں ، اس لیے آپ کو اس بات کا عزم کرنا ہوگا کہ بدی کی علمبردار قیادت کو بدلنا ہے اور اس کی جگہ ایک صالح قیادت کو لانا

ہے ۔

میرے بھائیو! اس قوم کو ایک ایسی قیادت چاہیے جو دستور سے ، قانون سے ، اسلام سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفادار ہو ۔

ایک اور بات جو آپ کو ذہن نشین کرنی چاہئیے وہ یہ کہ ہم کسی تشدّد کا جواب تشدّد سے نہیں بلکہ آئینی طریقے سے اور صبر و حکمت کے ذریعے دیں گے ۔ ہمارے قائد مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی طریقہ تھا ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اسی لاہور میں سیّد مودودی رحمۃ اللہ علیہ کو پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی ۔ لیکن ہم نے تشدّد کا راستہ اختیار نہیں کیا اور آخر کار ہم نے اس پھانسی کی کوٹھڑی کو قانون کے ذریعے توڑ کر رکھ دیا ۔ اسی لاہور شہر میں جماعتِ اسلامی پاکستان کی پوری قیادت کو جیل بھیج دیا گیا ، لیکن ہم نے ایجی ٹیشن اور تشدّد کی راہ اختیار نہیں کی بلکہ قانون کے ذریعے اس وقت کے آمر مطلق اور جابر حکمران کے حکم کو عدالت کے ذریعے غلط اور منسوخ کرا دیا آج ہم سمندر کی طرح موجزن ہیں اور اس حکمران کا کوئی نام لیوا بھی موجود نہیں ہے ۔

میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ اس سفر کی طوالت سے مایوس نہ ہوں ، کیونکہ آپ کے قدم بڑھ رہے ہیں ۔ آپ منزل کی طرف پیش رفت کر رہے ہیں ۔ یہ اجتماعِ عام آج پورے پاکستان کے عوام کی یکجہتی کی علامت ہے ۔ یہاں سندھ ، پنجاب ، بلوچستان ، سرحد بلکہ ساری دنیا کی مسلم برادری کی نمائندگی موجود ہے اور امّتِ مسلمہ کی وحدت کی علامت ہے ۔

میرے عزیز بھائیو! اس اجتماع کے انعقاد پر میں آپ سب کو مبارک باد دیتا ہوں ۔ انشاء اللہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں گے اور اسلام کا پرچم بلند ہو گا اور انشاء اللہ تعالےٰ پاکستان کے اندر دستور کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہم عوام کی بھرپور جدّوجہد کے ذریعے ایک ایسی قیادت کو آگے لائیں گے جو دستور پاکستان اور قرآن و سنّت سے وفادار ہو ۔ اور مظلوم عوام کو سایہ شریعت نصیب ہو ۔